111892 ـ آباء و اجداد كا نفقہ اولاد پر واجب ہے

سوال

كيا ميرے عورت ہونے كے باوجود ميرے والد اور دادا كا نفقہ مجھ پر واجب ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مالدار اولاد چاہے بيٹے ہوں يا بيٹياں وہ اپنے تنگ دست ماں باپ اور آباء و اجداد پر خرچ كريں گے كيونكہ يہ نفقہ اولاد پر واجب ہے، اس كے وجوب كے دلائل و كتاب و سنت اور اجماع ميں پائے جاتے ہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تيرے رب كا فيصلہ ہے كہ اس كے علاوہ كسى اور كى عبادت مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك كيا كرو الاسراء (23).

ضرورت كے وقت والدين پر خرچ كرنا بھى والدين كے ساتھ حسن سلوك كہلاتا ہے.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سب سے اچھا و پاكيزہ چيز وہ ہے جو آدمى اپنى كمائى سے كھائے، اور اس كى اولاد اس كى كمائى ميں سے ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (3528) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ابن منذر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سب اہل علم اس پر جمع ہيں كہ تنگ دست والدين جن كى كوئى آمدنى نہ ہو اور نہ ہى ان كے پاس مال ہو تو اولاد كے مال ميں سے خرچ كرنا واجب ہے " انتہى

ايك شخص نے رسو ل كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا:

ميرے حسن صحبت اور حسن سلوك كا سب سے زيادہ حقدار كون ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا: پھر اس کے بعد ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا:

پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پھر تیری ماں.

اس شخص نے عرض کیا: پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تیرا والد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

جمہور علماء کرام جن میں آئمہ ثلاثۃ ابو حنیفہ شافعی اور امام احمد شامل ہیں کے ہاں ماں اور باپ کی جانب سے آباء و اجداد کا نفقہ واجب ہے، کیونکہ جد کو باپ کا نام دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ملۃ ابیکم ابراہیم تمہارے باپ ابراہیم کی ملت الحج (78).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا النساء (22).

یہاں باپ اور دادا ماں اور باپ دونوں کی جانب سے شامل ہونگے یعنی نانا اور دادا بھی.

اور ايك دوسرى آيت ميں اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور ارشاد ربانى ہے:

اور ان ميں سے ہر ايك كے والدين كے ليے چھٹا حصہ ہے اس ميں سے جو ميت نے چھوڑا اگر اس كى اولاد ہو تو النساء (11).

يہاں دادا اور دادى اور نانا اور نانى دونوں شامل ہيں.

نانى كو ماں كا نام ديا جاتا ہے اس كى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

تم پر تمہارى مائيں حرام كر دى گئى ہيں النساء (23).

علماء كرام كا اتفاق ہے كہ يہ ماں اور نانى دونوں كو شامل ہے.

اس ليے جب دادے كو اب اور نانى كو ماں كا نام ديا جاتا ہے تو پھر يہ بھى وجوب حسن سلوك كے دلائل ميں شامل ہونگے، كہ ان كا نفقہ بھى واجب ہوگا.

مزيد ديكھيں: المغنى (11 / 372).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اقرباء كے نفقہ كے متعلق باب:

اصل: اس ميں يعنى آباء و اجداد اور مائيں شامل ہونگى.

فرع: اس ميں آدمى كى فرع يعنى بيٹے اور بيٹياں شامل ہيں.

پھر شيخ رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

يہ علم ميں ركھيں كہ يہ باب بھى نكاح كى حرمت كى طرح ہے، اس ميں ماں اور باپ كى جہت كے مابين كوئى فرق نہيں، اس ليے اصل اور فرع چاہے وہ چاہے ذوى الارحام ہوں يا عصبہ يا اصحاب فرض ان سب كا نفقہ شروط كے ساتھ واجب ہو گا " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (13 / 498 - 499).

آباء و اجداد کا نفقہ اس شرط پر واجب ہوگا کہ اگر وہ تنگ دست و فقراء ہوں، اور بیٹا غنی و مالدار ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تم اپنے آپ سے شروع کرو اور اپنے آپ پر صدقہ کرو، اور اگر کچھ بچ جائے تو پھر اپنے اہل و عیال پر، اور اگر آپ کے بیوی بچوں سے بچ جائے تو پھر اپنے قریبہ رشتہ داروں پر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (997).

اور شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب والدین فقیر و محتاج ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو پھر اس پر بقدر ضرورت و حاجت اپنے والدین پر اپنی ضرورت میں کمی کیے بغیر خرچ کرنا لازم ہے " انتہی

اس بنا پر اگر یہ عورت غنی و مالدار ہے تو اسے اپنے محتاج والدین پر خرچ کرنا لازم ہے.

واللہ اعلم .